Misbah Shabbir
Islamic Studies(4)
0301-4506353

سوال نمبر 01 :-

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

تعارف :-

سرکاری افسران ریاست کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ اُن کے اور ریاست کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ جس پر حلف اُٹھا کر افسران دستخط کرتے ہیں۔ اِس حلف اور اقرار میں کچھ چیزیں نمایاں اور کچھ پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اسلام کی روشنی میں سرکاری افسران کی کچھ ذمہ داریاں جو اس کو دیانت داری سے سر انجام دینی ضروری ہوتی ہے۔

ترجمہ :-

"قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے"

پبلک ایڈمنسٹریشن میں تمام سرکاری ملازمین کو اعلیٰ کردار، اچھے اخلاق اور اچھے خیالات کا مالک ہونا چاہیے، بقول حضرت علیؓ سرکاری ملازمین میں تہذیب، تجربہ، چستی، مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت، سنجدگی، لالچ سے پاک وغیرہ وغیرہ خصوصیات ہونی چاہیے۔ سرکاری ملازمین کے اہم فرائض میں ہے کہ وہ امن وامان کی صورت حال کو قائم رکھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جب خلافت سنبھالی تو یہ الفاظ کہے۔

"میری نظر میں طاقتور اور کمزور دونوں برابر ہیں اور دونوں کو انصاف فراہم کرنا میری ذمہ داری ہے"

سرکاری ملازمین کی اہم ذمہ داریاں:-

(1) معاملات میں دیانت داری:

ایک سرکاری افسر کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے کہ وہ معاملات میں دیانت دار ہو۔ اس حوالے سے ذخیرہ احادیث میں ایک انتہائی اہم حدیث درج ذیل ہے

"حضرت ابو حمید ساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو اسد کے ایک شخص کو صدقات جمع کرنے پر عامل بنایا۔ اس کا نام "ابن اللتبیہ" تھا جب وہ صدقات وصول کر کے آیا تو اس نے کہا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ میرا مال ہے مجھے ہدیہ کیا گیا ہے۔ تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص صدقات میں سے کوئی چیز لے گا۔ قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہو گی۔ اونٹ بڑبڑا رہا ہو گا۔"

(2) خیانت سے پرہیز:-

اسلامی ریاست کے اجتماعی

مال سے ناجائز طریقے سے کچھ حاصل کرنا خیانت کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"اور اس دن جو تکلیف تمھیں پہنچی جب دونوں لشکر باہم مقابل ہو گئے تھے سو وہ اللہ کے حکم سے تھی اور یہ اس لیے کہ اللہ ایمان والوں کی پہچان کرا دے"

(۳) قومی وسائل کی حفاظت:-

قومی وسائل کی حفاظت ذاتی اثاثوں سے بڑھ کر ہونی چاہیے اس لیے کہ ذاتی ملکیت میں سے کچھ مال بے احتیاطی سے ضائع بھی ہو جائے تو شاید اللہ کے ہاں پوچھ گچھ نہ ہو مگر قومی وسائل میں غفلت اور بے پروائی اجتماعی مال کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ اسلامی تاریخ میں اکابر علما اور صالح حکمرانوں کا ایسا طرزِ عمل بھی ملتا ہے۔

(۴) دفتری اوقات کا لحاظ:-

وقت سے قیمتی کوئی شے نہیں ہے۔ اگر کوئی افسر عوام الناس کی خدمت کی بجائے سرکاری اوقات میں

دوست احباب کے ساتھ گپ شپ کر رہا ہے تو وہ خیانت کا مرتکب ہے۔ اس طرز عمل سے بچنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس لیے عربی کا مقولہ ہے۔

"وقت کاٹ دینے والی تلوار ہے۔"

(5) جھوٹ سے احتراز:-

جھوٹ بڑے اخلاق میں شامل ہے۔ لہذا جھوٹ سے احتراز انفرادی اور اجتماعی دونوں زندگیوں میں بہت ضروری ہے۔

(6) غیر قانونی کاموں سے انکار:

اس حوالے سے کوئی شک نہیں کہ غیر قانونی کاموں کے حوالے سے افسران پر بہت دباؤ ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہ ایمان داری اور نیک نیتی سے اپنا کام کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔ مشکلات ضرور درپیش آ سکتی ہیں لیکن ایسی نہیں کہ جو ختم ہی نہ ہو سکیں۔

یہ شہادت گہ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

2

(7) میرٹ کا فروغ:

میرٹ پر کام اور میرٹ کے کلچر کا فروغ کسی بھی نظام کی کامیابی کے لیے اشد ضروری ہے۔ سرکاری افسران اگر نیک نیتی سے چاہیں تو اپنی اجتماعی کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہوئے میرٹ پر کام کر سکتے ہیں اور اس کلچر کو پروان بھی چڑھا سکتے ہیں۔

(8) سچ کا فروغ:-

ایک سچے اور ایمان دار سرکاری افسر کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی عصبیتوں سے بالاتر ہو۔ سچ بولنا مومن کے ایمان کی نشانی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اہل صدق میں شامل رہو"

(9) انصاف کی فراہمی:-

عوام الناس کو انصاف کی فراہمی سرکاری افسران کی بنیادی ترجیح ذمہ داری ہے کیونکہ انصاف کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ انصاف

کے تقاضے ہر حال میں پورے کرنے چاہییں۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
ترجمہ:۔
"اے ایمان والو! اللہ کے لیے مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے انصاف پر مبنی گواہی دینے والے ہو جاؤ۔" (المائدہ)

خلاصہ بحث:
اس ساری بحث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایک سرکاری ملازم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اعلیٰ اخلاق کا ثبوت دے یعنی کہ اپنے تمام تر معاملات بخوبی انجام دے۔ فرائض میں کوئی غفلت اور کوتاہی نہ کرے۔ کیونکہ جو سرکاری وسائل ہوتے ہیں وہ قوم کی اجتماعی ملکیت ہوتے ہیں۔ اجتماعی ملکیت میں خیانت مسلمان کو زیادہ بڑے گناہ کا مستحق بناتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ سرکاری وسائل کا درست استعمال ہو۔

CamScanner

سوال نمبر 02:

اسلام میں گڈ گورننس کی خصوصیات

تعارف:-

کسی حکومت کا قانون و آئین گو کیسا ہی مرتب و منظم ہو، اگر ذمہ دار احکام کی نگرانی اور اُن پر نکتہ چینی و تنقید کا نظام نہ ہو تو یقیناً تمام نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ احتساب کے بغیر کوئی بھی معاشرہ زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ کیونکہ ایک اسلامی ریاست میں اُس کا سیاسی نظام میں اسلامی ہونا چاہیے۔ کیونکہ اس سے مراد ایسا نظام حکومت ہے جس میں عوام کی طرف سے منتخب کیے گئے نمائندوں کی اکثریت رکھنے والی جماعت حکومت چلاتی ہے اور عوام کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔ اگر جمہوری حکومت عوام کے مفاد کے خلاف کام کر رہی ہو تو عوام کو حق حاصل ہے کہ وہ اس حکومت کے خلاف احتجاج کریں اور اپنے مفاد کے حق میں کام کروائیں۔ اسلام کے سیاسی نظام میں چار خلفائے راشدین کو حضور اکرم کے بعد بڑا مقام حاصل ہے۔

اسلام میں گڈ گورننس کی خصوصیات:-

(۱) اقتدار اعلیٰ کا تصور:-

اسلام کے سیاسی نظام کا بنیادی پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک ہے۔ وہی سجدے کے لائق ہے اور تمام اختیارات اسی کے پاس ہیں اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

ترجمہ:

"وہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلہ کرے۔" (المائدہ)

(2) انسان خدا تعالیٰ کا نائب:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔ اس کے پاس اختیارات کلی نہیں ہیں بلکہ یہ اپنے خالق کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند ہے اور جن چیزوں کے بارے میں احکامات کی رسولؐ نے رہنمائی کی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "پھر ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔"

(یونس)

(3) مساوات:

یہ اسلام سسٹم ہی ہے جس
نے لوگوں کو برابری کا حق دیا ہے
حضور اکرم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع
پر فرمایا:
"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو
عربی پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقوی کے۔"

(4) رواداری:۔

اسلامی سیاسی نظام میں
رواداری، تحمل اور برداشت کا درس
دیتا ہے۔

(5) ایثار و قربانی:۔

اسلام نے انسانیت کو
ایثار و قربانی کا درس دیا ہے۔ حضور اکرم کی
مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے موقع پر
انصار مدینہ نے جس ایثار و قربانی کا
مظاہرہ کیا اس کی مثال دنیا کی تاریخ
میں کہیں نہیں ملتی۔ اسلام میں اس کا
مطلب دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح
دینا ہے یعنی اپنے حقوق دوسروں کی خاطر
چھوڑ دینا۔

CamScanner

(6) اسلام کا نظام معیشت :-

اسلام کا معاشی نظام پوری دنیا سے الگ ہے۔ باقی دنیا کا نظام سود پر منحصر ہے۔ جبکہ اسلام اپنا علیحدہ اور سود سے پاک معاشی نظام پیش کرتا ہے

(7) اسلام کا نظام زکوٰۃ :-

تمام سیاسی نظاموں سے منفرد اسلامی سیاسی نظام میں زکوٰۃ کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ زکوٰۃ بیت المال میں جمع کروائی جاتی ہے۔ جسے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے۔

(8) اسلام کا تصور جہاد :-

جب کوئی غیر مسلم ریاست اس کا کوئی فرد اسلامی ریاست پر حملہ کرتا ہے تو اس وقت اسلامی ریاست پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ اُس ریاست کے شہری جب تک اپنے ملک کو دشمن کے ظلم و جبر سے پاک نہ کر لیں تب تک ان پر جہاد فرض رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ترجمہ:
اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو۔
(البقرہ)

(10) اسلام کا تصور امر بالمعروف و نہی عن المنکر:-
اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کر دیا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے نیز ہر شخص پر انفرادی طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا
"جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا جہاد ہے۔"

(11) اسلام کا نظام عدل:-
اسلام کے گورننس سسٹم میں عدل کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:
ترجمہ:
"بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔" (النحل)

خلاصہ بحث :-

پس اسلام کے گڈ گورننس کے نظام میں حضور اکرمؐ کی ہر بات کی حجت اور دلیل ہے۔ اسلام میں کوئی بھی قانون قرآن و سنت کے خلاف منظور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ حضور اکرمؐ کے ہر قول و فعل اسلامی نظام میں قانون کا درجہ رکھتا ہے اور کوئی ریاست اگر اس بات سے ہٹ جاتے تو اُسے اسلامی ریاست کہلانے کا حق حاصل نہیں ہے۔